تفسیر اضواء البیان اور ایمانِ ابو طالبؑ

Tafseer Azwa-ul-Bayan and Faith *of Abu Talib*[A.S]

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Sadia Bibi
Ph.D Research Scholar, Comparative Tafseer Studies Department, Al-Mustafa International University, Qom, Iran.
E-mail: Sadyeh_byby@mail.miu.ac.ir
Orcid ID: 0009-0008-6794-7684

Abstract:

Hazrat Abu Talib is a prominent figure of the begninnings of Islam who has rendered remarkable services for the sake of Islam and the Messenger of God. Unfrotunately, different people have different ideas about his faith. Although according to researchers, *Hazrat Abu Talib* left hereafter in the state of faith as a follower of Islam; but some people still denay this. *Allama Shinqaiti* (one of the *Salafi Wahhabi* scholars) and his schoolmates are of the view that he left this world while he was unbeliver.
While demontrationg verse 91 of Surah Hud, *Allama Shinqaiti*, claims that *Abu Talib*'s defense of the Prophet was based on national prejudice, and not because of his faith.
In this article, the writer has rejected the view of Shinqaiti. According to him, no sufficiant proof has been provided for the national and ethnic bias of *Abu Talib*'s secrifices in Shinqaiti and his followers writings. And even if It is proved, this does not mean that *Abu Talib* was a non-believer; as there is no essential tie between national and ethnic bias and disbelief.
Instead, sufficient evediences exist that prove the faith of

Abu Talib as the author has provided many references for *Abu Talib*"s faith in this article in the light of holy Quran, Hadith and history.

Key words: Faith, Islam, *Hazrat Abu Talib*, *Allama Shinqaiti*, Ethnic Prejudice, *Tafseer, Azwa al-Bayan*.

خلاصہ

حضرت ابو طالبؑ صدر اسلام کی ایک بر جستہ شخصیت ہیں جنہوں نے اسلام و رسول خداﷺ کی خاطر قابل ذکر خدمات انجام دیں۔ آپ کے ایمان کے بارے اسلام کے مختلف فرقوں میں مختلف نظریات ہیں۔ اہل تحقیق کے مطابق حضرت ابو طالبؑ اس دنیا سے ایمان اور اسلام کی حالت میں گئے ہیں اور ان کے پاس اس بارے بہت سے شواہد بھی موجود ہیں۔ لیکن علامہ شنقیطی اور ان کے ہم مکتب افراد کا نظریہ ہے کہ وہ اسلام لائے بغیر اس دنیا سے چلے گئے۔ جہاں دیگر افراد نے اپنے نظریے کے دفاع کے لیے دلائل پیش کرنے کی کوشش کی ہے وہاں علامہ شنقیطی جو سلفی وہابی علماء میں سے تھے، انہوں نے سورہ ہود آیت نمبر 91 کے ذیل میں حضرت ابو طالبؑ کی اسلام کی خاطر دی گئی قربانیوں کو قومی تعصب کی نذر کر دیا ہے۔

اس مختصر مقالے میں مقالہ نگار نے علامہ موصوف کے اس نظریے کا رد پیش کیا ہے کہ حضرت ابو طالبؑ ایمان نہیں لائے اور انہوں نے اپنے قومی و نسلی تعصب کی بنیاد پر جناب رسالت مآبﷺ کا دفاع کیا۔ مقالہ نگار کے مطابق، انسان کا قومی و نسلی تعصّب چاہے جس قدر بھی شدید ہو، یہ انسان کے مذہبی نظریات پر فوقیّت نہیں رکھتا۔ اس مقالہ میں قرآن اور حدیث اور تاریخ کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت ابو طالبؑ علیہ السلام، مشرف بہ اسلام ہونے کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

کلیدی کلمات: ایمان، اسلام، حضرت ابو طالب، علامہ شنقیطی، نسلی تعصب، تفسیر، اضواء البیان۔

مقدمہ

تمام تعریفیں پروردگار عالم کے لیے ہیں جس نے کائنات کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنے منشاء ازلی سے جیسا چاہا انہیں ایجاد کیا پھر انہیں اپنے ارادہ کے راستہ پر چلایا اور اپنی محبت کی راہ پر ابھارا، اور حمد اس پروردگار کے لیے جس نے اپنے پیغمبر محمدﷺ کی بعثت سے ہم پر احسان فرمایا اور قرآن مجید جیسا عظیم معجزہ ہماری ہدایت کے لیے بھیجا، آیات قرآن کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب بھی خداوند عالم نے انسانیت کی ہدایت کے لیے

انبیاء بھیجے تو جنوں اور انسانوں میں سے بعض نے ان کی مخالفت کے لیے کمر کس لی اور خدا کے بھیجے ہوؤں کو آزار واذیت دینے کے لیے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کیے، لیکن خداوند عالم کی مخلوقات میں ایسے افراد بھی کم نہ تھے کہ جب انبیاء واولیاء الٰہی کو مشکل میں دیکھا تو اپنی جان کی بازی لگائی اور ہر قسم کی مشکلات کو اپنی جان پر جھیل کر انبیاء الٰہی کے لیے پشت پناہ بنے۔ انہی افراد میں سے حضرت ختمی المرتبت ﷺ کی پشت پناہ، ایثار واخلاق کا مجسمہ اور عظیم شخصیت حضرت ابوطالب ہیں، جن کی قربانیوں کا اپنوں اور غیروں سب نے اقرار کیا۔

لیکن تاریخ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ بعض وجوہات کی بناء پر مخالفین کی طرف سے ان پر الزامات لگانے کی کوشش کی گئی ہے جن میں سے ایک واضح طور پر الزام جو لگایا جاتا ہے وہ یہ کہ حضرت ابوطالبؑ نے دین اسلام کو قبول نہ کیا اور کفر کی حالت میں اس دنیا سے گئے ہیں اور نسلی وخاندانی تعصب کی بنا پر انہوں نے رسول خدا ﷺ کی خدمت کی۔ چنانچہ بعض متعصب مفسرین نے اپنی تفاسیر میں سورہ ہود آیت ۹۱ کے ذیل میں جہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہو رہا ہے کہ ان کے قریبی افراد دشمن کے ہم مذہب تھے لیکن قومی تعصب کی بناء پر حضرت شعیب کا ساتھ دیا، اسی طرح حضرت ابوطالب مشرکین مکہ کے ہم مذہب تھے لیکن انہوں نے اپنے قومی تعصب کی بناء پر رسول خدا کی حمایت کی اور دشمن کے آزار واذیت کے سامنے ڈھال بنے رہے۔ صاحب اضواء البیان کا یہی نظریہ ہے۔

پیش نظر مقالہ میں مقالہ نگار نے حضرت ابوطالب کے ایمان لانے، نہ لانے کے مسئلہ کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔ انہوں نے تاریخی، ادبی اور تفسیری شواہد کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت ابوطالبؑ آنحضرت ﷺ کی نبوّت پر پختہ ایمان رکھتے تھے اور انہوں نے کسی قومی تعصب کی بناء پر نہیں، بلکہ اپنے ایمان واعتقاد کی بناء پر رسول خدا ﷺ کی حمایت کی۔ اس مختصر مقالے کو دو ابحاث میں تقسیم کیا گیا ہے بحث اول صاحب اضواء البیان کے دلائل کو ذکر کیا گیا ہے اور بحث دوم میں ان کا رد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ علامہ شنقیطی کا نظریہ سوائے تعصب کے کسی قابل قبول دلیل پر استوار نہیں اور آخر میں نتیجہ سے بحث کو اختتام تک پہنچایا گیا ہے۔

موضوع کا تعارف

حضرت ابوطالب کی عظیم شخصیت کے بارے ایک چیز جو عامہ وخاصہ سب کے نزدیک مسلم ہے وہ یہ کہ انہوں نے اپنی آخری سانس تک رسول خدا ﷺ کی حمایت کی اور ان کی حفاظت کی خاطر ہر ممکن قربانی دی، لیکن یہ قربانی، یہ حمایت کس خاطر کی گئی؟ عامہ میں سے بعض افراد نے یہ دعویٰ کرنے کی کوشش کی ہے یہ حضرت عبدالمطلب

کی وصیت کو پورا کرنے کے لیے تھا یا یہ سب فقط نسلی تعصب کی بناء پر تھا۔ صاحب اضواء البیان کا بھی یہی دعویٰ ہے اس مقالے میں ان کے دلائل کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا رد پیش کیا جائے گا اور نتیجہ مطالعہ کرنے والوں پر چھوڑ دیا جائے گا۔

سابقہ کام کا جائزہ

حضرت ابو طالب علیہ السلام کو اسلام کی خاطر دی گئی قربانیوں کی وجہ سے منصف مزاج مسلمانوں نے ہمیشہ خراج عقیدت پیش کیا ہے اور ان کے مسلمان ہونے پر بھی شک نہیں کیا، اہل تسنن و تشیع مورخین و محدثین و مصنفین کہ جنہوں نے اس بارے کتب لکھی ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، جن میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

1. ابوطالب علیہ السلام حامی الرسول وناصرہ۔ علامہ میرزا نجم الدین جعفر عسکری تہرانی (1313-1395ق)۔ (چاپ اول: نجف، مطبعۃ الآداب، 1380ق)۔ 220ص، وزیری۔
2. ابوطالب عمّ الرسول ص۔ محامی محمد کامل حسن۔ (چاپ اول، بیروت، المکتب العالمی)۔ (عظماء الاسلام 9)۔ رجوع فرمائیں: مجلّہ تراثنا، ش1، ص12
3. ابوطالب مؤمن قریش۔ شیخ عبداللہ خنیزی۔ تقریظ استاد بولس سلامہ صاحب ملحمۃ الغدیر، دانشمند مسیحی لبنانی۔ (چاپ دوم: مؤسسۃ الثقافیہ، 1384ق)۔ (اس کتاب میں مصنف نے صرف اہل سنت علماء کے حوالہ جات کو ذکر کرتے ہوئے جناب ابوطالبؑ کے ایمان کو ثابت کیا ہے)
4. ابوطالب وبنوہ۔ سید محمد علی آل سید علی خان حسینی نجفی۔ (م1390ق)۔ (نجف، مطبعۃ الآداب، 1969م)۔
5. اسنی المطالب فی نجاۃ ابی طالب۔ سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی۔ (1232 1304ق)۔ (یہ کتاب سید محمد بن رسول برزنجی کردی کی کتاب کا خلاصہ ہے (1040 1103ق)
6. القصیدۃ الغراء فی ایمان ابی طالب شیخ البطحاء۔ سید احمد خیری پاشا حسینی حنفی (1324 1378ق)۔ باہتمام: علی بن الحسین ہاشمی۔ (تہران، چاپخانہ حیدری، 1384ق)
7. ابوطالب آموزگار پاسداری۔ محمد محمدی اشتہاردی۔ (قم، انتشارات ہادی، 1399ق)
8. حیات ابوطالب مسئلہ کفر و ایمان ابوطالب۔ خالد۔ (بھوپال، مطبعہ علوی پریس، 1352ق)۔
9. بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار الائمۃ الاطہار۔ علامہ مولیٰ محمد باقر مجلسی اصفہانی (1110ق)۔ (بیروت، مؤسسۃ الوفاء، 1402ق)۔ ج35 (زندگانی امام علی علیہ السلام)

10. شرح نہج البلاغہ۔ عزالدین ابو حامد عبدالحمید بن ابی الحدید ہبۃ اللہ مدائنی معتزلی (م656ق)۔ تحقیق محمد ابوالفضل ابراہیم۔ (قاہرہ، دارالکتب العربیہ، 1385ق)۔ ج14
11. الغدیر فی الکتاب والسنّۃ والادب۔ علامہ شیخ عبدالحسین امینی نجفی (1320 1390 ق)۔ (تہران، دارالکتب الاسلامیہ، 1372ق)۔ ج7
12. إیمان إبی طالب (الحجۃ علی الذاہب إلی کفر إبی طالب) الموسوی، فخار بن معد — (قم: دار سید الشہداء للنشر، چاپ: اول، 1410ق۔)

صاحب اضواء البیان کا تعارف

محمد امین شنقیطی سلفی وہابی علما میں سے ایک ہیں آپ 1905 کو افریقہ کے اسلامی ملک موریطانیہ کے شہر تگنٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن میں یتیم ہو گئے اور آپ کی کفالت آپ کے ماموں نے کی۔ تکمیل تعلیم کے بعد اپنے ہی شہر میں درس وتدریس کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ پھر جب حج کا فریضہ انجام دینے کے لیے حجاز آئے تو باقی زندگی ادھر ہی گزاری، یہاں ابن تیمیہ کے افکار کے تحت تاثیر قرار پائے اور ظاہر پرستی کے مسلک کو قبول کر لیا۔ انہوں نے علم فقہ واصول و تفسیر میں کئی کتب لکھی ہیں، حجاز سفر کے بعد مدینہ میں سکونت اختیار کی اور مسجد نبوی میں درس دیا کرتے تھے۔ 10 جنوری 1974 میں مکہ میں وفات پائی۔ تفسیر اضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن ان کی قرآنی خدمات میں سے ایک ہے جس کی آٹھویں و نویں جلد ان کے شاگرد عطیہ محمد سالم نے لکھی ہے۔[1]

موردِ نزاع بحث

پیشِ نظر اس مقالے میں سورہ ہود کی آیت 91 کو بحث کا محور قرار دیا گیا ہے، جس کے ذیل میں صاحب اضواء البیان نے چند دلائل کے ذریعے ثابت کیا کہ حضرت ابو طالب کافر تھے اور انہوں نے حضرت رسول خداﷺ کی حفاظت خاندانی تعصب کی بناء پر کی۔ خداوند عالم نے فرمایا: قَالُوا۟ يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ (91:11) ترجمہ: "انہوں نے کہا: اے شعیب تمہاری اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور بے شک تم ہمارے درمیان بے سہارا بھی نظر آتے ہو اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے (کیونکہ) تمہیں ہم پر کوئی بالادستی حاصل نہیں۔"

خدا وند عالم نے اس آیت میں بیان فرمایا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو کفار کے چنگل سے نجات دی اور ان کو عزت بخشی چونکہ کفار کے ساتھ ان کے سببی تعلقات تھے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کبھی خداوند عالم کفار

کے ذریعے مومنین کی مدد کرتا ہے اور ان کو عزت دیتا ہے۔

صاحب اضواء البیان کے دلائل

صاحب اضواء البیان علامہ شنقیطی نے اپنے مدعا کو قرآن اور حضرت ابو طالب کے اشعار سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، ذیل میں ان کے دلائل کو ذکر کیا جاتا ہے:

دلیل اول: آیات قرآنی

دلیل کے طور پر گذشتہ انبیاء کے حالت کو بیان کرنے والی آیات کا سہارا لیا ہے، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا وند عالم نے بعض متعصب کفار کے ذریعے اپنے بعض انبیاء کی حفاظت فرمائی۔ مثال کے طور پر حضرت صالح علیہ السلام اور ان کی قوم کے حالات کو بیان کرتے ہوئے خدا وند عالم نے فرمایا: قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ (27:49) ترجمہ: "انہوں نے کہا: آپس میں قسم کھاؤ کہ ہم رات کے وقت صالح اور ان کے گھر والوں پر ضرور شب خون ماریں گے، پھر ان کے وارث سے کہیں گے کہ ہم ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے اور ہم سچے ہیں۔"

آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ لوگ اس بات پر قادر نہ تھے کہ حضرت صالح علیہ السلام کو نقصان پہنچائیں مگر یہ کہ خفیہ طور پر، اور اگر وہ ایسا چوری چھپے انجام دیتے تو یقیناً ان کے رشتہ دار خاندانی تعصب کی وجہ سے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کرتے، یہ جوابی کاروائی اس لیے نا تھی کہ وہ نبی پر ایمان لائے تھے بلکہ اس لیے تھی کہ وہ کفار نبی کے خاندان سے ہوتے تھے اور خاندانی تعصب کی بناء پر ایسا قدم اٹھاتے تھے، اسی طرح خدا نے ہمارے نبی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ہم نے آپ کو آپ کے چچا ابو طالب کے ذریعے پناہ دی۔ حضرت ابو طالب کا نبی کریم ﷺ کو پناہ دینا عاطفی تعصب کی بنا پر تھا، اس لیے ان کے لیے کوئی اجر نہیں۔[2]

دلیل دوم: اشعار حضرت ابو طالب

علامہ شنقیطی کے مطابق حضرت ابو طالب کے خاندانی تعصب کی دلیل ان کا یہ شعر ہے کہ جس میں انہوں نے بیان کیا کہ:

وَاللهِ لَن يَصِلوا إِلَيكَ بِجَمعِهِم ❊ حَتّى أُوَسَّدَ في التُرابِ دَفينا
فَاصدَع بِأَمرِكَ ما عَلَيكَ غَضاضَةٌ ❊ وَابشِر بِذاكَ وَقَرَّ مِنهُ عُيونا

یعنی: "خدا کی قسم! اگر وہ سب بھی جمع ہو جائیں تو آپ تک نہیں پہنچ پائیں گے یہاں تک کہ میں مٹی میں دفن

ہو جاؤں۔ جو حکم آپ کو دیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجئے، کوئی عیب و نقص آپ میں نہیں ہے اور تم کو اس کی خوشخبری دیتا ہوں تمہاری آنکھیں روشن رہیں۔"

اور اسی طرح ان کا یہ شعر بھی تعصب کو واضح کرتا ہے:

وَنذهلَ عَن أَبنائِنا وَالحَلائِلِ　　　　و نمنعهُ حَتّی نُصَرَّعَ حَولَهُ

یعنی: "ہم اسے اس وقت تک روکیں گے جب تک کہ ہم اس کے ارد گرد جدوجہد نہیں کرتے اور اپنے بچوں اور بیویوں سے الگ تھلگ نہیں رہتے۔

حضرت ابوطالب رسول خداﷺ کی حفاظت و حمایت کرنے کی وجہ ان کا اپنے خاندان سے ہونے کو بیان کر رہے ہیں جو ان کے تعصب کی علامت ہے، مومن ہونے کی نہیں۔

دلیل سوم: حضرت لوطؑ کی تمنا

حضرت لوط علیہ السلام کو جس قوم کی طرف بھیجا گیا تھا ان میں قومی تعصب نہیں تھا اور ان کے اس تعصب کے نہ ہونے کا اثر ان الفاظ میں حضرت لوط علیہ السلام کی زبانی بیان کیا گیا ہے: قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ (80:11) ترجمہ: "اس (حضرت لوط) نے کہا کاش مجھ میں روکنے کی طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔" اس آیت میں "رکن شدید" یا "مضبوط سہارے" سے مراد قوم و قبیلہ ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے استغاثہ بلند کیا شاید کوئی عقل مند ان کی قوم کے درمیان موجود ہو تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کے خلاف قیام کرے اور ان کو اپنے گھر سے نکال سکے لیکن جب دیکھا کہ کسی نے ان کے استغاثہ کا جواب نہیں دیا تو تمنا و آرزو کرنے لگے کہ کاش ان کا مضبوط قوم و قبیلہ ہوتا تا کہ ان کے ذریعے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہا جا سکتا۔[3]

دلیل چہارم: حدیث پیغمبرﷺ

اور اس بات کو رسول خداﷺ نے اپنی اس حدیث میں بیان فرمایا ہے: إن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر یعنی: "بے شک اللہ تعالی نے اس دین کی مدد شخص فاجر کے ذریعے کی۔"[4] صاحب اضواء البیان نے مندرجہ بالا دلائل دینے کے بعد لکھا کہ خدا وند عالم مسلمانوں کو ان کے کفار رشتہ داروں سے نسبی و تعصبی تعلقات کی بناء پر فائدہ پہنچاتا ہے، لیکن نسبی تعلقات کی بناء پر کفار کے لیے دعا کرنا جائز نہیں ہے، پس مسلمانوں کا اجماع ہے کہ غیر مسلم کے لیے دعا کرنا جائز نہیں ہے۔[5]

دلیل پنجم: موافق مفسرین کے اقوال

دیگر چند مفسرین جنہوں نے تفسیرِ اضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن کے مصنف محمد امین شنقیطی کے موافق بیان دیا ہے: اور اسی طرح حضرت رسول خداﷺ کے چچا حضرت ابو طالب اپنی قوم کے دین پر تھے اور انہوں نے ظاہری وجوہات (قومی تعصب) کی بناء پر رسول خداﷺ کی حمایت کی۔[6] صاحب تفسیر "البحر المحیط" نے بھی ذکر کیا ہے کہ رسول خداﷺ کو مشرکین عرب یہی کہتے تھے۔[7] البتہ انہوں نے اس سے یہ نتیجہ نہیں لیا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کے قبیلے کا مشرک ہونا ثابت کرے کہ رسول خداﷺ کے چچا بھی مشرک تھے۔

صاحب اضواء البیان کے دلائل کا جواب

تحقیق میں معیار دلیل ہوتی ہے۔ اہل تحقیق کے ہاں یہ مقولہ معروف ہے کہ: "نحن ابناء الدلیل نمیل حیث یمیل" یعنی ہم دلیل کے پیروکار ہیں، وہی نظریہ اپناتے ہیں جسے دلیل ثابت کرتی ہے۔ لہٰذا محققین اگر کسی شخص کی مدح تو بھی قرآن و حدیث اور تاریخی، عقلی دلائل کی روشنی میں اور اگر کسی کی مذمت کرتے ہیں تو بھی عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں۔ لہٰذا حضرت ابو طالب علیہ السلام کے ایمان کے اثبات اور اُن کے قابل احترام ہونے کا معاملہ بھی دلائل کے تابع ہے۔ کیونکہ محض اس لیے ان کے ایمان کا دعویٰ کرنا کہ آپ حضرت علی علیہ السلام کے والد گرامی ہیں، یا برعکس، محض اس لیے ان کے ایمان کا ردّ کہ آپ حضرت علی علیہ السلام کے والد گرامی ہیں، یہ دونوں روّیے نادرست اور تحقیق کے ساتھ ناسازگار ہیں۔

دراصل کسی شخص کے ایمان و عقیدہ اور طرزِ تفکر کو درج ذیل تین طریقوں میں سے کسی ایک کے ذریعے ثابت کیا جاسکتا ہے:

1۔ خود اُس شخص کے علمی و ادبی آثار سے

2. معاشرے میں اس کے کردار ورفتار سے

3. اس کے بے غرض دوستوں اور رشتہ داروں کے ذریعے۔

حسنِ اتفاق یہ ہے کہ حضرت ابو طالب کے ایمان کو ان تینوں طریقوں سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ہم قرآن و سنت اور تاریخ سے چند ایسے دلائل فراہم کرتیں گے کہ علامہ شنقیطی کے ایمانِ ابوطالب پر اٹھائے گئے اعتراضات کو ردّ کرنے کے لیے کافی ہیں۔

دلیل اول: آیات قرآنی

صاحب اضواء البیان نے آیات قرآنی سے ثابت کیا کہ انبیاء کی مدد بعض اوقات ان کے خاندان والوں نے تعصب کی بناء پر کی، جبکہ ان کے خاندان کے افراد ان کو اللہ کا برحق نبی نہیں مانتے تھے، جب اس بات کو قرآن کی آیات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ نسلی تعصب کی بناء پر افراد کی ایک دوسرے کی، یا انبیاء الٰہی کی حمایت ایک حد تک تھی، قرآن و تاریخ انسانیت اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ نسلی تعصب انسان کو اپنے نظریات و اپنے عقیدے کے سامنے گھٹنے ٹیکتا ہوا نظر آتا ہے، مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا نے جب دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بتوں کی بے حرمتی کرتے ہیں تو ان کو دھمکی دینے لگے قرآن نے اس مطلب کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا (46:19)

ترجمہ: "اس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہو گیا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کروں گا اور تو ایک مدت کے لیے مجھ سے دور ہو جا۔"

حضرت ابراہیمؑ اپنے چچا کے پاس رہتے تھے اور جب اس کو بتوں کی پوجا پاٹ سے روکنے لگے اور خود ان کے چچا ان کو اپنے سے دور ہو جانے کا کہنے کے ساتھ ساتھ ان کی حمایت سے ہاتھ اٹھالیا، اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہوتا ہے کہ عقائد کے سامنے رشتہ داری کو نہیں دیکھا جاتا۔ اسی آیت کے ذیل میں صاحب اضواء البیان نے لکھا کہ: "اس کے باپ (چچا) نے اس کے سامنے سختی اور شدت کا راستہ اختیار کیا کیونکہ بتوں کی پوجا کرنے والے متعصب کفار کی یہ عادت ہے کہ جب وہ محکم و قاطعہ دلیل کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو قوت کا استعمال کرتے ہیں۔"[8]

اسی طرح اس آیت میں خدا کفار کی زبانی نقل کرتا ہے: قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ (68:21)

ترجمہ: " وہ کہنے لگے: اگر تمہیں کچھ کرنا ہے تو اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی نصرت کرو۔"

حضرت ابوطالب حضرت عبدالمطلب کے بعد رسول خدا ﷺ کے کفیل تھے اور کفالت و سرپرستی خود ایک قسم کی حکمرانی (سلطہ) ہے، خداوند عالم سورہ نساء/۱۴۱ میں فرماتا ہے: وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً خدا نے اس آیت میں مومنین کے کفار پر تسلط کی نفی کی ہے پس ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابوطالب مومن تھے۔

ابن شہر آشوب اپنی کتاب "متشابھات القرآن" میں آیت "ولینصرن اللہ من ینصرہ" (حج/۴۰) کے ذیل میں کہتے ہیں: تین ہزار بیت سے زیادہ اشعار ابوطالب کے ایمان لانے کو بیان کرتے ہیں اور ان اشعار سے واضح ہوتا ہے کہ پیغمبر کے دشمنوں سے دشمنی کا اظہار کیا اور حضرت محمد ﷺ کو وہ پیغمبر مانتے تھے۔[9]

دلیل دوم: اشعار حضرت ابو طالب علیہ السلام

جب کسی کے کلام سے اپنے مدعی کو ثابت کرنا ہو تو یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کلام کے اول و آخر کو چھوڑ کر صرف اپنے مطلب کی بات لے لی جائے اور کہا جائے کہ خود اسی کے کلام سے ہمارا موقف ثابت ہوتا ہے، علامہ شنقیطی نے کچھ ایسا ہی کیا ہے۔ حضرت ابو طالب علیہ السلام کے بہت سارے اشعار جو کہ ان کے عقیدہ توحید و نبوت کو ثابت کرتے ہیں، ان سے چشم پوشی کرتے ہوئے صرف ایک شعر اور وہ بھی آدھا اور اس کو اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے دلیل کے طور پر پیش کیا ہے، کامل شعر پیش خدمت ہے:

وَاللهِ لَن يَصِلوا إِلَيكَ بِجَمعِهِم — حَتّى أُوَسَّدَ في التُرابِ دَفينا
فَاصدَع بِأَمرِكَ ما عَلَيكَ غَضاضَةٌ — وَابشِر بِذاكَ وَقَرَّ مِنهُ عُيونا
وَدَعَوتَني وَزَعَمتَ أَنَّكَ ناصِحٌ — وَلَقَد صَدَقتَ وَكُنتَ ثَمَّ أَمينا
وَعَرَضتَ ديناً قَد عَلِمتُ بِأَنَّهُ — مِن خَيرِ أَديانِ البَرِيَّةِ دينا
لَولا المَلامَةُ أَو حِذاري سُبَّةً — لَوَجَدتَني سَمحاً بِذاكَ مُبينا

خدا کی قسم! اگر وہ سب بھی جمع ہو جائیں تو آپ تک نہیں پہنچ پائیں گے یہاں تک کہ میں مٹی میں دفن ہو جاؤں، جو حکم آپ کو دیا گیا ہے، اسے پہنچایئے کہ کوئی عیب و نقص آپ میں نہیں ہے اور تم کو اس کی خوشخبری دیتا ہوں تمہاری آنکھیں روشن رہیں۔ تم نے مجھے اسلام کی دعوت دی ہے اور اپنے آپ کو میرا خیر خواہ سمجھتے ہو اور تم سچ کہتے ہو اور اپنے کلام میں تم امین ہو۔ اگر مشرکین کی تکلیوں اور آزار کا ڈر نہ ہوتا تو تم مجھے دیکھتے کہ میں آشکار ایمان لے آیا ہوں۔[10]

حضرت ابو طالب علیہ السلام کا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صادق و امین ہونے کی گواہی دینے کے بعد کہنا کہ: "اگر مشرکین کی تکلیوں اور آزار کا ڈر نہ ہوتا تو تم مجھے دیکھتے کہ میں آشکار ایمان لے آیا ہوں۔" ثابت کرتا ہے کہ دل سے ایمان لائے ہیں۔ ظاہری طور پر ایمان کا اقرار نہ کرنا کچھ مصلحتوں کی بناء پر تھا، جیسا کہ علامہ شاہرودی نے ان میں سے چند کی طرف اشارہ کیا ہے:

"حضرت ابو طالب علیہ السلام دلی و قلبی طور پر ایمان قبول کر چکے تھے، ظاہری طور پر ایمان کا اظہار کرنے سے خود داری کرتے تھے تاکہ قریش ان کی طرف نادانی اور سفاہت کی نسبت نا دیں اور ریاست ان کے ہاتھ سے نہ نکل جائے اور وہ لوگ جو ان کی فرمانبرداری میں ہیں کہیں ان کی بات نہ سنیں اور ان کے احکام کر اجراء کرنے میں مخالفت کریں اور اس کے نتیجے میں ان کا مقصد و ہدف جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت و یاری ہے اس میں ناکام نہ ہو جائیں اسی وجہ سے حضرت ابو طالب علیہ السلام نے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھا ہوا تھا، لیکن بعض اوقات اس کا اظہار فرمایا کرتے تھے جیسا کی ان کے اشعار میں نقل ہوا ہے۔"[11]

اور ایک جگہ یہ شعر ہے:

و عرضت دینا علمت بانه		من خیر ادیان البریة دینا

یعنی: اور آپ ایسا دین لائے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تمام ادیان سے بہتر یہ دین ہے۔[12]

عبداللہ مامون کے بارے مشہور ہے کہ وہ کہتا تھا خدا کی قسم ابوطالب ان اشعار کے ذریعے ایمان لے آئے:

نصرت الرسول رسول الملیک		ببیض تلالا کلمح البروق

اذب و احمی رسولا الاله		حمایة حام علیه شفیق

وما ان ادب لاعدائة		دبیب البکار حذار الفنیق

ولکن ازیر لهم سامیا		کما زار لیث بغیل مضیق

میں نے خدا وند مالک مقتدر کے بھیجے ہوئے پیغمبر کی مدد کی، ان تلواروں کے مقابلے میں جو بجلی کی طرح چمکتی تھی۔ میں نے رسول خداﷺ کا دفاع کیا اور ان کی حمایت کی ایسے شخص کی طرح جو ان پر مہربان اور ان کے لیے دلسوز ہو۔ میں ان کے دشمنوں کے مقابلے میں آہستہ اور نرم رویہ نہیں رکھا ان مادہ اوٹنی کی طرح جو فنیق نر اونٹ سے ڈر کی وجہ سے آہستہ حرکت کرتی ہے۔ بلکہ میں ان پر بپھرے ہوئے شیر کی طرح چنگھاڑا۔[13]

حضرت ابوطالب ایک اور جگہ کہتے ہیں:

ألم تعلموا أنّا و جدنا محمّدا		رسولاً کموسی خُطَّ فی أوّل الکتب

کیا تم نہیں جانتے ہیں ہم نے محمدﷺ کو حضرت موسی علیہ السلام کی طرح نبی پایا ہے جس کا ذکر پہلے کتابوں میں آیا ہے۔[14]

ابن ابی الحدید نے اپنی شرح میں اس بارے میں لکھا ہے: یہ سب اشعار متواتر ہیں اگرچہ ایک ایک شعر متواتر نہ ہو لیکن ان اشعار کا مجموعہ ایک مشترکہ بات پر دلالت کرتا ہے اور وہ نکتہ مشترک رسول خداﷺ کی تصدیق ہے، بالکل اسی طرح کہ ایک ایک قتل جو حضرت علی علیہ السلام نے کیا اور ان کے بہادروں کو مارا واحد خبر کے ذریعے نقل ہوا ہے لیکن ان اخبار کا مجموعہ جس بات پر دلالت کرتا ہے وہ متواتر ہے اور ہمیں ان اخبار کے ذریعے سے علم ضروری حاصل ہو جاتا ہے۔[15]

دلیل سوم: حضرت رسول خداﷺ کا حضرت ابوطالب کی وفات کے وقت رویہ

مقام ابوطالب بہت عظیم ہے جب ان کی وفات ہوئی تو رسول خداﷺ نے ان کے دائیں رخسار کو چار مرتبہ مس کیا اور بائیں رخسار کو تین مرتبہ مس کیا اور گریہ کیا اور بہت پریشان ہوئے پھر فرمایا: " اے چچا بچپن میں آپ نے میری پرورش کی، حالت یتیمی میں میری کفالت کی اور جوانی میں میری مدد و نصرت کی، خدا آپ کو

میری مدد کرنے کی بہترین جزا دے۔" آپ کی تشییع جنازہ میں رسول خداﷺ ان کے جنازے کے آگے آگے چلتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے: "آپ نے صلہ رحم کیا اور بہترین جزا پائی۔"[16]

حضرت ابو طالب کے ایمان لانے کے دلائل میں سے ایک اور حضرت رسول خداﷺ کا ان کی وفات کے وقت رویہ ہے، جس کو بطور خلاصہ یہاں ذکر کیا جاتا ہے: حضرت ابو طالب کی وفات کے وقت رسول خداﷺ کا شدید گریہ کرنا۔ رسول خداﷺ کا حضرت علی علیہ السلام کو ان کے غسل و کفن و دفن کے لیے مأمور کرنا۔ رسول خداﷺ کا ان کے مراسم تشییع وتدفین میں شرکت کرنا۔ رسول خداﷺ کا ان کے لیے دعا کرنا اور فرمانا کہ: جزاک الله عنّی خیراً یعنی: "خدا میری وجہ سے آپ کو بہترین جزا دے۔"

اس بارے میں ابن سعد نے طبقات الکبری میں صحیح سند کے ساتھ اسحاق بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ عباس نے حضرت محمدﷺ سے کہا: اے رسول خداﷺ کیا ابو طالب کے لیے آپ امیدوار ہیں؟ رسول خداﷺ نے جواب دیا: کلّ الخیر أرجو من ربّی یعنی: "ان کے لیے اپنے پروردگار سے کل خیر کا امیدوار ہوں۔"[17]

دلیل چہارم: ایمان ابو طالبؑ کے بارے احادیث

صاحب اضواء البیان نے دلیل کے طور پر جو حدیث ذکر کی کہ خدا نے اس دین کی مدد فاجر شخص کے ذریعے کی، صحیح بخاری میں یہ حدیث ایک ایسے شخص کے بارے میں بیان ہوئی ہے جو رسول خداﷺ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھا اور بڑی بہادری کے ساتھ لڑا لیکن زخمی ہو گیا اور رات کے وقت درد کی شدت برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے خودکشی کر لی۔[18]

اس حدیث کا تعلق حضرت ابو طالب سے نہیں، جبکہ دیگر بہت سی احادیث حضرت ابو طالب کے ایمان کو ثابت کرتی ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر صرف ایک روایت کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا گیا: کیا ابو طالب حضرت رسول خداﷺ پر بھی حجت تھے؟ فرمایا: لاَ، وَلَکِنَّهُ کَانَ مُسْتَوْدَعا لِلْوَصَایَا، فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ یعنی: "نہیں بلکہ ان کی وصیتوں کے امانت دار تھے، پس ان کو وصیت کی گئ چیزیں پیش کیں۔"[19]

دلیل پنجم: نبی کریمﷺ کے ساتھ ابو طالب کا رویہ

ہمیشہ حضرت ابو طالب خود بھی رسول خداﷺ کی حمایت کرتے اور اپنے بیٹوں کو بھی اس کی تشویق دلاتے، اس بارے میں تاریخ نے بہت سے دلائل ذکر کیے ہیں جن میں سے ایک یہ کہ جب انہوں نے اپنے بیٹے حضرت علی علیہ

السلام کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے دیکھا تو فرمایا: أما إنّه لم یدعک إلاّ إلی خیرٍ، فالزمه؛ یعنی: "حضرت محمد ﷺ تجھے نیکی کے علاوہ کسی چیز کی طرف نہیں بلاتے پس ہمیشہ انہی کے ساتھ رہو۔"[20]

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جس وقت حضرت ابو طالب نے دیکھا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت علی علیہ السلام ان کے دائیں طرف کھڑے نماز ادا کر رہے ہیں تو اپنے بیٹے جعفر سے کہا کہ :صل جناح ابن عمّک...؛ یعنی: "اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ نماز ادا کرو۔"[21]

حضرت ابوطالب کے ایمان کی علامات میں سے ایک ان کی وصیت ہے جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو اولاد عبد المطلب کا جمع کیا اور کہا: لن تزالوا بخیر ما سمعتم من محمد صلی الله وآله و ما اتّبعتم أمره فاتّبعوه و أعینوه ترشدوا؛ یعنی: "جب تک حضرت محمد ﷺ کی باتوں کو سنوگے اور ان کی اطاعت کروگے، خیر و نیکی پر رہوگے، لہٰذا ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو تاکہ ہدایت و کمال حاصل کر سکو۔"[22]

حضرت ابوطالب نے حضرت رسول خدا ﷺ کی مدح میں فرمایا: وَ لَقَدْ کَانَ اَبِی یَقْرَأُ الْکُتُبَ جَمِیعا، وَلَقَدْ قَالَ: اِنَّ مِنْ صُلْبِی لَنَبِیّا وَلَوَدَدْتُ اَنِّی اَدْرَکْتُ ذَلِکَ الزَّمَانَ فَآمَنْتُ بِهِ، فَمَنْ اَدْرَکَهُ مِنْ وُلْدِی فَلْیُؤْمِنْ بِهِ؛ یعنی: "میرے والد (عبد المطلب) تمام آسمانی کتابوں کی تلاوت کیا کرتے تھے اور کہتے تھے میری صلب سے ایک پیغمبر ہوگا، مجھے کس قدر شوق ہے کہ اس کے زمانے کو درک کروں (اس کو دیکھوں) اور اس پر ایمان لے آؤں، میرے بیٹوں میں سے جو کوئی اسے دیکھے حتماً اس پر ایمان لے آئے۔[23]

نتیجہ

حضرت ابوطالب کی شخصیت کے بارے اس مختصر مقالے سے یہ نتیجہ لیا جا سکتا ہے کہ صاحب اضواء البیان کا نظریہ کہ خداوند عالم فاجر بندوں سے اپنے دین کی حمایت کے لیے کام لیتا ہے اور حضرت ابو طالب نے دین اسلام کی حمایت کی اس طرح صغریٰ کبریٰ درست کرکے نتیجہ لینا گویا ابو طالب غیر مسلم اس دنیا سے گئے ہیں یہ درست نہیں ہے۔ قرآن، احادیث، تاریخ اور حضرت ابو طالب کے اشعار یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطالب مسلمان اس دنیا سے گئے ہیں۔

*****

References

1. Muhammad Amin, Shinqiti, *'Azwa' Albayan fi 'Iizah al-Quran bial-Quran*, Vol. 1 (Beirut, Dar al-Kutub Al-Elamiya Manshurat Muhammad Ali Bayzoon, 1427 AH), 3.

محمد امین، شنقیطی، اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، ج1 (بیروت، دار الکتب العلمیۃ منشورات محمد علی بیضون، 1427ھ.ق)، 3۔

2. Ibid, Vol. 6, 273.

ایضاً، ج6، 273۔

3. Muhammad Hussain, Tabatabai, Trans: *Tafseer al-Mizan*, Vol. 10, Chaap: 5 (Qom, Daftar Antasharat-e-Islami Jamia Madraseen Hoz-e-Illamiah, 1374 SH), 510.

محمد حسین، طباطبایی، ترجمہ: تفسیر المیزان، ج10، چاپ 5 (قم، دفتر انتشارات اسلامی جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ، 1374 ھ ش)، 510۔

4. Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Bukhari, *Al-Bukhari* (Trans & Commen: Maulana Muhammad Dawood Raz), Bab al-Jihad, Vol. 4 (India, Markazi Jamiat Ahle Hadith Hind, 2004), Hadith#: 3062; Abd al-Hamid bin Hibatullah, Ibn Abi al-Hadeed, *Sharha Nahaj al-Balaghah* Ibn Abi Al-Hadeed, Vol. 2 (Qom, Maktabat ayat allah Almareashiu Alnajafii, 1404 AH), 309; Zain al-Deen bin Ali, Shaheed Sani, *Muniya al-Murid* (Qum, Maktab Al'iielam Al'iislamii, 1409 AH), 145; Isfahani, Ibn Mundah, *Al-Iman* (Beirut, Dar-ul Kutub Alelmiyh, 1422 AH), 141; Qazi Noorullah, Marashi, Al-Sawaram al-Muharqa fi Rid al-Sawaiq Al-Muharqa (Tehran, Dar-ul Matbae-Ahdath, 1367 SH), 251.

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، بخاری، البخاری (ترجمہ و تشریح: مولانا محمد داؤد راز)، باب الجہاد، ج4 (ہند، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، 2004ء)، رقم الحدیث 3062؛ عبد الحمید بن ہبۃ اللہ، ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید، ج2 (قم، مکتبۃ آیۃ اللہ المرعشی النجفی، 1404ق)، 309؛ زین الدین بن علی، شہید ثانی، منیۃ المرید (قم، مکتب الاعلام الاسلامی، 1409ق)، 145؛ اصفہانی، ابن مندہ، الایمان (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1422ق)، 141؛ قاضی نور اللہ، مرعشی، الصوارم المہرقۃ فی رد الصواعق المحرقۃ (تہران، مطبۃ النہضۃ، 1367 ش)، 251۔

5. Shinqiti, *'Azwa' Albayan fi 'Iizah al-Quran bial-Quran*, Vol. 3, 35.

شنقیطی، اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، ج3، 35۔

6. Muhammad Mutwali, Al-Shaarawi, *Tafsir al-Shaarawi, Akhbar Al-Yum*, Vol. 11 (Beirut, Al-Kutub & Al-Maqabat, 1991), 6627.

محمد متولی، شعراوی، تفسیر الشعراوی، اخبار الیوم، ج11 (بیروت، ادارۃ الکتب والمکتبات، 1991)، 6627۔

7. Muhammad bin Yousuf, Abu Hayyan, *Al-Bahr al-Maheet fi al-Tafsir*, Vol. 11 (Beirut, Dar al-Fikr, 1420 AH), 251.

محمد بن یوسف، ابوحیان، البحر المحیط فی التفسیر، ج11 (بیروت، دارالفکر، 1420 ھ.ق)، 251۔

8. Shinqiti, *'Azwa' Albayan fi 'Iizah al-Quran bial-Quran*, Vol. 4, 218.

شنقیطی، اضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن، ج4، 218۔

9. Muhammad Bin Ali, Ibn Shahr Ashub, *Mutsabah al-Qur'an wa Mukhlafa, Bidar*, Vol. 2 (Qom, Dar-o Baidr linnshar, 1369 SH), 65.

محمد بن علی، ابن شہر آشوب، تشابہ القرآن ومختلفہ، بیدار، ج2 (قم، دار بیدار للنشر، 1369 ھ.ق)، 65۔

10. Rafi al-Din Muhammad bin Muhammad Mu'min, Jilani, Al-zayrahat illa Hafiz al-Sharia (Sharh Asul al-Kafi Jilani), Vol. 2 (Qom, Dar-ul Hadith, 1429 AH), 86; Sheikh Saduq Amali, Al-Saduq, chaap. IV (Beirut, Al-Alamy, 1400 AH), 508.

رفیع الدین محمد بن محمد مؤمن، جیلانی، الذریعۃ إلی حافظ الشریعۃ (شرح اِصول الکافی جیلانی)، ج2 (قم، دارالحدیث، 1429 ق)، 86؛ شیخ صدوق اِمالی، الصدوق، چاپ: پنجم (بیروت، اعلمی، 1400ق)، 508۔

11. Muhammad Hassan Shafi'i Shahrudi, *Abu Talib Hami-e-Paghamber (PBUH)* (Qum, Markaz-e Nashar Hajar, 1428 AH), 24.

محمد حسن شفیعی شاہرودی، ابوطالب حامی پیغمبر (قم، مرکز نشر ھاجر، 1428ق)، 24۔

12. Qazi Noorullah Murashi, *Ihqaq al-Haq wa Izhaq al-Batil*, Vol. 33 (Qom, Maktabat ayat allah Almareashiu Alnajafii, 1409 AH), 227; Sulaiman Sarsari Hanbali, *Al-Intisharat al-Islamiyya fi kashf shabh al-Nusraniya*, Vol. 2 (Riaz, Maktabat al Ebikan, 1419 AH), 546; Abu Bakar, Bayhaqi, *Dalail al-Nabawa*, Vol. 2 (Beirut, Dar al-Kutub Al-Elamiya, 1405 AH), 188.

قاضی نور اللہ مرعشی، إحقاق الحق وإزہاق الباطل، ج33 (قم، مکتبۃ آیۃ اللہ المرعشی النجفی، 1409ق)، 227؛ سلیمان صرصری حنبلی، الانتصارات الاِسلامیۃ فی کشف شبہ النصرانیۃ، ج2 (ریاض، مکتبۃ العبیکان، 1419ق)، 546؛ ابو بکر، بیہقی، دلائل النبوۃ، ج2 (بیروت، دارالکتب العلمیۃ، 1405ق)، 188۔

13. Allama Amini, *Al-Ghadir fi Kitab wa Sunnah wa Al-Adab*, Vol. 7 (Qom., Markaz-al Gadir, 1416 AH), 454.

علامہ امینی، الغدیر فی الکتاب والسنۃ والادب، 7 (قم، مرکز الغدیر، 1416)، 454۔

14. Abu Mansoor Tabarsi, *Al-Hitjaj*, Vol. 1 (Mashhad, Nashr-e Murtazawi, 1403 AH), 233; Ayatullah Subhani, Al-Zowa Ala al-Aqeed al-Shi'a al-Imamiya, Vol. 7 (Qom, Muasasat-al Imam

Alsaadiq, nd.), 116; Allama Amini, *al-Ghadir fi Kitab wa Sunnah wa al-Adab*, 447.

ابو منصور طبرسی، *الاِحتجاج*، ج1 (مشھد، نشر مرتضوی، 1403 ق)، 233؛ آیت اللہ سبحانی، *الاَضواء علی عقائد الشیعۃ الاِمامیۃ*، ج7 (قم،، مؤسسہ امام صادق، سن ندارد)، 116؛ علامہ امینی، *الغدیر فی الکتاب والسنۃ والادب*، 447۔

15. Ibn Abi al-Hadeed, Sharh Nahj al-Balagha, Vol. 3 (nc; Dar Ahya al-Kutub al Erbiyah, 1959), 315.

ابن ابی الحدید، *شرح نہج البلاغہ*، ج3 (شہر ندارد، داراحیاء الکتب العربیہ، 1959ء)، 315۔

16. Ameeni, *Alghadir fi alkitab wa Sunnaht wa al Adab*, Vol. 7, 501; Qazi Noorullah Murashi, *Ihqaq al-Haq wa Izhaq al-Batil*, Vol. 33, 228; Ameen al-Islam, Tabarsi, *Ilaam al-Wari b'Alaam al-Huda*, Chaap: III, (Tehran, Islamia, 1390 SH), 53; Sheikh Mufeed, *Iman Abi Talib*, Chaap: II, (Qom, Al-Mowtar al-Alami Lil-sheikh al-Mufeed, 1413 AH), 26; Ibn Abi al-Hadeed, *Sharh Nahj al-Balaghah*, Vol. 14, 76; Abu Bakr Bayhaqi, *Dala'il al-Nabawa*, Vol. 2, (Burit, Dar al-Kutub Al-Elamiya, 1405 A.H.), 349; Syed Ibn Tawus Hassani, *Al-Taraif fi Marafah Mazhab al-Tawif*, Vol. 1 (Qum, Khayyam, 1400 AH), 305.

علامہ امینی، *الغدیر فی الکتاب والسنۃ والادب*، ج7، ص501؛ قاضی نور اللہ مرعشی، *إحقاق الحق وإزہاق الباطل*، ج33، ص228؛ امین الاسلام، طبرسی، *إعلام الوری بأعلام الہدی*، (تہران، اسلامیہ، چاپ: سوم، 1390ق)، ص53؛ شیخ مفید، *إیمان إبی طالب*، (قم، المؤتمر العالمی للشیخ المفید، چاپ: دوم، 1413ق)، 26؛ ابن ابی الحدید، *شرح نہج البلاغۃ*، ج14، 76؛ ابو بکر بیہقی، *دلائل النبوۃ*، ج2، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1405ق)، 349؛ سید بن طاووس حسنی، *الطرائف فی معرفۃ مذاہب الطوائف*، ج1، (قم، خیام، 1400ق)، 305۔

17. Muhammad Hassan Muzaffar, *Dalail al-Sadiq al Nahj al-Haq*, Vol. 6 (Qum, Muasasat-o Alilbayt, 1422 AH), 196.

محمد حسن مظفر، دلائل الصدق لنہج الحق، ج6 (قم، مؤسسۃ آل البیت، 1422ق)، 196۔

18. Bukhari, Saheeh *Al-Bukhari*, Hadith #: 3062.

بخاری، صحیح البخاری، رقم الحدیث، 3062۔

19. Jamil Hamud, Ibn Atiya, *Abhi al-Madad fi Sharh Mowtamar Baghdad*, Vol. 2 (Beirut, Muasasat-al al'elami, 1423 AH), 371; Abu Mansoor Tabarsi, *Al-Hitjaj*, Vol. 1, 230; Allama Muhammad Baqir bin Muhammad Taqi, Majalsi, Bahaar-ul Anwar, Vol. 17, Chaap. II (Beirut, Dar Ihya Al-Tarath Al-Arabi, 1403 AH), 139; Allamah Amini, *Al-Ghadir fi Kitab wa Sunnah wa Al-Adab*, Vol. 7, 530; Grow-e

Navesndgan, F*i Rehab-e Ahl al-Bayt (AS)*, Vol. 32, Chaap. II (nc., Almajma-e al Alami li'ahl albayt, 1426 AH), 74; Allama Majalsi, *Mirart al-Aqoul*, Vol. 5 (Tehra, Dar-ul Kutub al- Islamiah, 1404 AH), 224.

جمیل حمود، ابن عطیه، *ابهی المداد فی شرح مؤتمر علماء بغداد*، ج2 (بیروت، مؤسسۃ الاعلمی، 1423ق)، 371؛ ابو منصور طبرسی، *الاِحتجاج*، ج1، 230؛ علامہ محمد باقر بن محمد تقی، مجلسی، بحار الانوار، ج17، چاپ دوم (بیروت، دار إحیاء التراث العربی، 1403ق)، 139؛ علامہ امینی، *الغدیر فی الکتاب والسنۃ والادب*، ج7، 530؛ گروه نویسندگان، فی رحاب اہل البیت ع، ج32، چاپ دوم (شہر ندارد، المجمع العالمی لاہل البیت، 1426ق)، 74؛ علامہ مجلسی، *مرآۃ العقول*، ج5 (تہران، دار الکتب الاسلامیۃ، 1404ق)، 224۔

20. Fakhaar bin Ma'ad, Al-Musvi, *Iman Abi Talib (Al-Hijjah Ali al-Zhahab ila Kufer Abi Talib)* (Qom, Dar-o syed al Shuhada' lil-Nashr, 1410 AH), 243; Mirza Habibullah, Hashmi Khooi, *Minhaj al-Baraa't fi Sharh Nahaj al-Balagha*, Vol. 17, Chaap. 4 (Tehran, Maktabat al Iislamiyah, 1400 AH), 342.

فخار بن معد، الموسوی، *إیمان ابی طالب (الحجۃ علی الذاہب إلی کفر ابی طالب)* (قم، دار سید الشہداء للنشر، 1410ق)، 243؛ میرزا حبیب اللہ، ہاشمی خوئی، *منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغۃ*، ج17، چاپ چہارم (تہران، مکتبۃ الاسلامیۃ، 1400ق)، 342۔

21. Muhammad bin Jarir bin Rustam, Tabari Amli Kabir, *Al-Mustarashad fi Imamate Ali bin Abi Talib A.S* (Qom, Muasasat- al Wasif, 1415 AH), 333; Muhammad bin Muhammad, Mufeed, *al-Fusul al-Mukhtarah* (Qom, Almutamar al Alami lil Shaykh al Mufid, 1413 AH), 171; Muhammad bin Ali, Karajki, *Kunz al-Fawaid*, Vol. 1 (Qom, Nushurat wa aldhakhayir, 1410 AH), 271; Muhammad bin Ahmad, Fatal Neshaburi, Razat al-Waazeen wa Basirat al-Mutazeen, Vol. 1 (Qom, Antisharat Razi., 1375 SH), 86; Muhammad bin Ali, Ibn Shahr Ashub Mazandarani, *Manaqib Al Abi Talib A.S*, Vol. 2 (Qom, Nashar-e-Allama, 1379 SH), 19; Ahmad bin Ali, Tabarsi, *Al-Hitajaj Ali Ahl al-Jajj*, Vol. 1, 124; Ibn Abi al-Hadid, *Sharh Nahj al-Balaghah* Ibn Abi al-Hadeed, Vol. 13, 269.

محمد بن جریر بن رستم، طبری آملی کبیر، *المسترشد فی إمامۃ علیّ بن ابی طالب علیہ السلام* (قم، مؤسسۃ الواصف، 1415ق)، 333؛ محمد بن محمد، مفید، *الفصول المختارۃ* (قم، المؤتمر العالمی للشیخ المفید، 1413ق)، 171؛ محمد بن علی، کراجکی، *کنز الفوائد*، ج1 (قم، نشورات و الذخائر، 1410ق)، 271؛ محمد بن احمد، فتال نیشابوری، *روضۃ الواعظین و بصیرۃ المتعظین*، ج1 (قم، انتشارات رضی، 1375ش)، 86؛ محمد بن علی، ابن شہر آشوب مازندرانی، *مناقب آل ابی طالب علیہم السلام*، ج2 (قم، نشر علامہ، 1379ق)، 19؛ احمد بن علی، طبرسی، *الاحتجاج علی اہل اللجاج*، ج1، 124؛ ابن ابی الحدید، *شرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید*، ج13، 269۔

22. Muhammad bin Yaqoob, Klini, Kafi, Vol. 1 (Qom, Dar al-Hadith, 1429 AH), 306.

محمد بن یعقوب، کلینی،کافی،ج1 (قم، دار الحدیث،1429 ق)،306۔

23. Allama Muhammad Baqir bin Muhammad Taqi, Al-Majalsi, *Bihar al-Anwar*, Vol. 35 (Burit, Dar Ihya Al-Turath al-Arabi, 1403 AH), 148.

علامہ محمد باقر بن محمد تقی، مجلسی، بحار الانوار، ج35 (بیروت، دار إحیاء التراث العربی،1403ق)،148۔